رؤف پاریکھ*

قاموس الہند: پچپن جلدوں پر محیط اردو کا نادر لغت — تعارف اور چند مغالطوں کا ازالہ

قاموس الہند ایک بسیط اور کثیر جلدی اردو بہ اردو لغت ہے۔ لیکن اس کے مؤلف راجا راجیسور راو اصغر کے دنیا سے جانے کے طویل عرصے بعد بھی یہ غیر مطبوعہ ہے۔ پچپن جلدوں پر محیط اس کا واحد قلمی نسخہ کراچی یونی ورسٹی کے مرکزی کتب خانے (ڈاکٹر محمود حسین لائبریری) میں موجود ہے۔ جہازی قامت کی پچپن ضخیم جلدوں کے بسیط حجم کے پیش نظر اب اس کی اشاعت کا امکان بھی بظاہر بہت کم ہے۔

قاموس الہند اور اس کے مؤلف کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب ہیں اور اس لغت سے متعلق کچھ مغالطے بھی موجود ہیں۔ لغات اور لغت نویسی سے متعلق تحقیقی و تنقیدی تحریروں میں بالعموم قاموس الہند کا ذکر نہیں ملتا اور جہاں ملتا ہے وہاں کچھ غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس مقالے میں اس لغت سے متعلق بنیادی اور اہم معلومات پیش کرنے نیز اس لغت سے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

راجا راجیسور راو اصغر: ایک مختصر تعارف

قاموس الہند کے مؤلف راجا راجیسور راو اصغر نثر نگار بھی تھے اور شاعری بھی کرتے تھے۔

ان کا نام قدرت نقوی[۱] نے 'راجیسور' اور 'راجیشور' دونوں طرح لکھا ہے جب کہ نصیر الدین ہاشمی[۲]، زہرا رضوی[۳] اور نبی ہادی[۴] نے 'راجیشور' لکھا ہے۔ لیکن ان کی بیشتر کتابوں پر ان کا نام 'راجیسور' ہی لکھا ہے۔ مثلاً ان کی مرتبہ کتاب مجمع الالفاظ[۵]، جو ایک قسم کا لغتِ مترادفات ہے، کی لوح پر ان کا نام یوں درج ہے:

> راجہ [کذا: راجا چاہیے] راجیسور راؤ صاحب اصغر (ورما) خلفِ اکبر راجہ [کذا] اُمّاپت راؤ مہابلونت بہادر والی سمستان وومکنڈہ۔

راجا راجیسور راو اصغر دکن میں ریاست سمستان ووم کنڈا ضلع نظام آباد کے والی تھے۔[۶] تمکین کاظمی کے مطابق سمستان جٹپول کے والی تھے اور اگر یہ سمستان یو پی میں ہوتا تو راجا اصغر ہز ہائنس کہلاتے[۷] (سمستان سے مراد ہے وہ جاگیر یا ریاست جو کسی ہندو راجا کو والیِ سلطنت کی طرف سے دی گئی ہو)۔[۸] اصغر نے خود کو زبان کی اصلاح اور ترقی کے لیے وقف کر دیا تھا۔[۹] لغات سے بڑی دلچسپی تھی اور کئی لغات ان کے نام سے ملتے ہیں۔ تمکین کاظمی کے مطابق ان کی تصانیف کی تعداد سو سے بھی متجاوز ہے۔[۱۰] سرفراز رضوی نے ان کی بتیس اور قدرت نقوی نے ان کی چھپن تصانیف کی فہرست دی ہے اور اس میں بڑی تعداد میں لغات اور قواعد کی کتابیں بھی شامل ہیں۔[۱۱] لیکن افسوس کہ ان کی پیدائش اور وفات کی تاریخ اردو اور انگریزی کے منابع میں بھی کہیں نہیں ملتی۔ زہرا رضوی اور قدرت نقوی نے بھی نہیں لکھی۔ البتہ تمکین کاظمی کی تحریر سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ راجا صاحب ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے ہوں گے اور ۱۹۴۰ء کے آس پاس تک حیات ہوں گے کیونکہ تمکین کاظمی نے نقوش کے شخصیات نمبر میں، جو ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا، لکھا ہے کہ "پندرہ ایک سال ہوئے کہ سورگ باش ہوئے، تخمیناً ساٹھ سال کی عمر تھی"۔[۱۲]

قاموس الہند: چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

قاموس الہند کے مؤلف کے مختصر تعارف کے بعد یہ وضاحت کر دی جائے کہ اس لغت سے متعلق بالخصوص اس کی جلدوں کی تعداد اور اس میں شامل الفاظ کی تعداد کے بارے میں کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کو دور کرنا ضروری ہے۔

پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان جلدوں سے متعلق کیا کچھ لکھا گیا ہے۔

نصیرالدین ہاشمی کے مطابق "فن لغت سے آپ [راجیسور راو اصغر] کو بڑی دلچسپی رہی۔ علاوہ شائع شدہ لغتوں کے بلحاظ حروف تہجی عربی، فارسی اور اردو کی ۲۶ [چھبیس] جلدیں مکمل ہیں جن کو ہنوز شائع نہیں کیا گیا"۔[۱۳]

سہ ماہی اردو (کراچی) کے لغت نمبر (جلد اول) میں ایک طویل مضمون "راجا راجیسور راو اصغر: بحثیت لغت نگار" کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ سید قدرت نقوی نے لکھا تھا اور حق یہ ہے کہ انھوں نے اردو والوں کی طرف سے راجیسور راو اصغر کے اس قرض کو ادا کرنے کی کوشش تھی جو اردو والوں پر بہت عرصے سے واجب الادا تھا، کیونکہ راجا صاحب کی عظیم اردو خدمات کے باوجود انھیں اردو والوں نے اس طرح کبھی یاد نہیں کیا جس طرح کرنا چاہیے تھا۔ اس میں انھوں نے اصغر کی کتابوں اور لغات کی فہرست بھی دی ہے۔ وہ قاموس الہند کا بھی ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نصیرالدین ہاشمی نے اس کی چھبیس جلدوں کا ذکر کیا ہے اور "تصدیق کی گئی تو یہ تعداد صحیح ثابت ہوئی"۔[۱۴] وہ اصغر کی کتاب نغمۂ عنادل میں شامل قاموس الہند کے ایک اشتہار کا ذکر کرتے ہیں۔ اگرچہ اس اشتہار میں قاموس الہند کا نام نہیں دیا گیا لیکن قدرت نقوی کا خیال ہے کہ یہ لغت (جس کے بارے میں اشتہار میں اطلاع دی گئی ہے کہ یہ عربی، فارسی، اردو، سنسکرت، ترکی اور انگریزی کے مجموعی طور پر تقریباً دو لاکھ الفاظ پر مشتمل ہے) قاموس الہند ہی ہے۔[۱۵]

راجیسور راو اصغر کے مرتبہ ہندی اردو لغت (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۳ء) کے پیش لفظ میں جمیل جالبی صاحب نے لکھا ہے کہ راجیسور راو اصغر کی مادری زبان 'تلنگی' تھی لیکن انھیں مختلف زبانوں پر عبور تھا اور وہ ساری عمر تصنیف و تالیف بالخصوص لغت نویسی میں لگے رہے۔ جالبی صاحب نے اس پیش لفظ میں اصغر کے لغات کا ذکر کرتے ہوئے فرہنگ فارسی جدید کو "دو لاکھ سے زیادہ الفاظ پر مشتمل فارسی و اردو کا ایک مستند لغت" کہا ہے۔ البتہ وہ قاموس الہند کو اس سے الگ ایک لغت قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:

راجا راجیشور راو اصغر کا ایک اور غیر مطبوعہ کارنامہ قاموس الہند ہے۔ یہ لغت تین

> لاکھ دس ہزار اردو الفاظ پر مشتمل ہے اور اس میں اشتقاق و اعراب کے علاوہ صحت کے ساتھ معانی درج کیے گئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ جہازی سائز کی ۵۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل اس لغت کا دنیا میں موجود واحد قلمی نسخہ کراچی یونی ورسٹی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔[۱۶]

غالباً جالبی صاحب کی اس بات کی بنیاد ہی پر جامعہ کراچی کے شعبۂ تصنیف و تالیف کے رسالے جریدہ کے مختلف شماروں میں چھپنے والے اشتہار میں دعویٰ کیا گیا کہ قاموس الہند میں ''سوا تین لاکھ الفاظ کا ذخیرہ'' ہے اور اس کی اشاعت کے ''عظیم الشان'' منصوبے کی بھی نوید سنائی گئی۔[۱۷] جریدہ کے مطابق یہ کام جمیل جالبی صاحب کی نگرانی میں ایک مجلس ادارت کر رہی تھی (یا کرنے کا محض منصوبہ تھا۔ رسالے میں وضاحت سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ حقیقت کیا تھی اس سے تو جامعہ کراچی کے شعبۂ تصنیف و تالیف سے وابستہ لوگ ہی واقف ہوں گے)۔

اصغر کا معروف ہندی اردو لغت جس پر جالبی صاحب کا پیش لفظ ہے دوبارہ بھی شائع ہوا (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۷ء) اور اس پر قدرت نقوی نے ایک مقدمہ لکھا (جو بیشتر انھی معلومات پر مبنی ہے جو اس کے ایک اور ایڈیشن میں شامل نقوی صاحب کے مقدمے اور ان کے مضمون مطبوعہ سہ ماہی اردو میں مہیا کی گئی ہیں)۔

قاموس الہند کی تالیف کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی اس کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ بہرحال، قاموس الہند کا سالِ تالیف یقینی طور پر ۱۹۴۰ء سے قبل ہی کا ہوگا کیونکہ ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ راجا صاحب چل بسے تھے۔ ان کی مرتبہ آخری کتاب ہندی اردو لغت پہلی بار ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی تھی۔

قاموس الہند کے بارے میں جالبی صاحب کا کہنا بالکل درست ہے کہ اس کی پچپن جلدیں ہیں کیونکہ خوش قسمتی سے راقم الحروف کو بھی اس لغت کی تمام پچپن جلدیں دیکھنے کا موقع ملا ہے اور اس طرح نصیر الدین ہاشمی کا یہ خیال اور قدرت نقوی صاحب کی ''تصدیق'' کہ اس لغت کی چھبیس جلدیں ہیں، دونوں قطعاً غلط ہیں۔

جہاں تک اس لغت میں اندراجات کی تعداد کا تعلق ہے تو پہلے اس کے صفحات کی تعداد کو

دیکھ لیا جائے۔ ذیل میں دیے گئے جدول میں ہر جلد کے صفحات کی تعداد دی جارہی ہے۔ پچپن جلدوں کے ان صفحات کی کل تعداد تقریباً بتیس ہزار ہے۔ لیکن چونکہ اندراجات کاغذ کے صرف ایک جانب ہیں اور خالی صفحات پر بھی نمبر پڑے ہیں لہٰذا ان صفحات کی صحیح تعداد جن پر اندراجات ہیں نصف یعنی لگ بھگ سولہ ہزار رہ جاتی ہے۔ ان رجسٹروں کے صفحات لکیر دار ہیں اور اندراجات ایک سطر چھوڑ کر ایک سطر میں ہیں۔ گو صفحہ بڑے ناپ کا ہے اور ہر صفحے پر بالعموم اٹھارہ سطریں ہیں لیکن کسی کسی اندراج کے معنی/ تشریح ایک سطر سے زیادہ میں بھی آئی ہے۔ اسی طرح چونکہ پہلے کالم کی چوڑائی نسبتاً کم ہے اور بعض اندراجات (بالخصوص کہاوتیں) طویل ہیں نیز بعض اندراجات کا متبادل املا اگلی سطر میں لکھا گیا ہے لہٰذا اندراجات فی صفحہ بہت زیادہ نہیں ہیں اور راقم کا اندازہ ہے کہ اوسطاً ہر صفحے پر پندرہ اندراجات ہوں گے۔ اگر اس کو سولہ ہزار (یعنی صفحات کی کل تعداد) سے ضرب دیا جائے تو اندراجات کی کل تعداد دو لاکھ چالیس ہزار کے قریب پہنچتی ہے۔ بعض خالی صفحات پر اضافہ کیے گئے اندراجات کو بھی شمار کیا جائے (جو بہت زیادہ نہیں ہیں) تو تعداد میں شاید چند ہزار کا اضافہ ہو جائے گا۔ گویا اس لغت کی پچپن جلدوں کے اندراجات کی کل تعداد ڈھائی لاکھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس تعداد کو تین لاکھ دس ہزار یا سوا تین لاکھ کہنا مناسب نہیں ہے۔

اسی طرح اس میں شامل تمام اندراجات کو 'اردو' قرار دینا بھی درست نہیں ہے اور اس میں ایسے بلا مبالغہ ہزاروں الفاظ شامل ہیں جو خالصتاً سنسکرت یا 'شدھ ہندی' کے ہیں اور اردو میں کبھی استعمال نہیں ہوئے۔ اسی طرح عربی اور فارسی کے بھی سیکڑوں ایسے الفاظ اس میں بطور اندراج (headword) شامل ہیں جو اردو میں کبھی استعمال نہیں ہوئے اور غالباً عربی اور فارسی لغات سے نقل کر لیے گئے ہیں۔ لغت نویسی کے اصولوں کے مطابق جب تک ان الفاظ کے استعمال کی سند اردو میں دستیاب نہ ہو انھیں اردو نہیں کہا جاسکتا اور راقم کی ناقص رائے میں اس میں شامل ہزاروں الفاظ ایسے ہیں جن کے اردو میں استعمال کی سند پیش کرنا بہت مشکل ہوگا۔

لہٰذا ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

۱۔ قاموس الہند کی جلدوں کی کل تعداد پچپن ہے۔ انھیں چھبیس قرار دینا فہم سے بالاتر

ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ایک اور لغت جس کا ذکر جالبی صاحب نے کیا(اور جو فارسی کا لغت ہے)چھبیس جلدوں پر مشتمل ہو اوراس کی وجہ سے مغالطہ ہوا ہو۔

۲۔قاموس الہند کے اندراجات کی کل تعداد ڈھائی لاکھ کے قریب ہوگی اسے تین لاکھ یا سوا تین لاکھ کہنا درست نہیں ۔

۳۔ان ڈھائی لاکھ اندراجات میں عربی، فارسی اور بالخصوص سنسکرت کے ہزاروں ایسے الفاظ بھی شامل ہیں جو اردو میں کبھی استعمال نہیں ہوئے اور انھیں اردو قرار دینا درست نہیں۔ یوں ان اندراجات کی تعداد ڈھائی لاکھ سے بھی کم رہ جاتی ہے۔

قاموس الہند پاکستان کب اور کیسے پہنچا؟

سوال یہ ہے کہ جہازی قامت کی یہ پچپن جلدیں جن میں سے ہر ایک جلد کا وزن کئی کلو ہے، ہندوستان سے پاکستان کب اور کیسے پہنچیں اور کون صاحب انھیں یہاں لائے اور یہ جامعہ کراچی کے کتب خانے میں کس طرح پہنچیں۔قدرت نقوی نے قاموس الہند کے بارے میں لکھا ہے کہ ''۲۶ ضخیم جلد کی کتاب یقیناً اہمیت کی حامل ہوگی۔خبر ہے کہ یہ نایاب کتاب دست بردِ زمانہ سے محفوظ ہے اوراب کراچی میں ایک صاحب کے پاس ہے''۔[۱۸]

جن صاحب کا ذکر قدرت نقوی صاحب نے کیا ہے ان کے بارے میں راقم کو ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب نے بتایا تھا کہ جب وہ (فرمان صاحب) لغت بورڈ کے مدیرِ اعلیٰ تھے تو ''یہ صاحب'' ان کے پاس آئے تھے کہ جلدیں بورڈ کے لیے خرید لی جائیں تا کہ لغت کی تیاری میں معاون ثابت ہوں۔ چونکہ وہ صاحب ایک بڑی رقم کے طلب گار تھے لہٰذا فرمان صاحب نے انھیں جمیل جالبی صاحب کے پاس بھیج دیا جو اس وقت کراچی یونی ورسٹی کے وائس چانسلر تھے اوراس طرح کراچی یونی ورسٹی نے اپنے کتب خانے (محمود حسین لائبریری)کے لیے وہ جلدیں اسّی ہزار روپے میں خرید لیں(جو اس زمانے میں بڑی رقم تھی)۔کتب خانے کی مہراور داخلہ نمبر کے ساتھ ان جلدوں پر تاریخ بھی پڑی ہے جو گیارہ اپریل ۱۹۸۷ء ہے اور جامعہ کراچی کے کتب خانے کے دستور کے مطابق وہ رقم بھی ہر کتاب کی طرح اس لغت پر درج ہے جو اس کی خریداری پر صرف کی گئی، یعنی اسّی ہزار روپے۔

یہ اہم، بسیط اور نادر کام جامعہ کراچی کی محمود حسین لائبریری میں محفوظ ہوگیا۔ البتہ یہ ہندوستان سے یہاں کیسے اور کب پہنچا، اس کا کچھ علم نہ ہوسکا اور اب وہ صاحب بھی فوت ہو چکے ہیں، قدرت نقوی بھی اور فرمان فتح پوری بھی انتقال کرگئے۔ جالبی صاحب کی صحت ایسی نہیں کہ وہ اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔ لہٰذا اب اس راز سے پردہ اٹھنا مشکل ہے کہ یہ جلدیں ہندوستان میں کہاں تھیں اور پاکستان کب اور کیسے پہنچیں۔ بہرحال یہ تو طے ہے کہ یہ اپریل ۱۹۸۷ء میں جامعہ کراچی کے کتب خانے میں پہنچ چکی تھیں اور انھیں ایک صاحب سے باقاعدہ بعوض اسی ہزار روپے خریدا گیا تھا کیونکہ اس کا اندراج اس لغت پر موجود ہے۔

قاموس الہند کی پچپن جلدوں کی تفصیل

اس لغت کی جہازی قامت کی پچپن جلدیں، جن میں سے بیشتر خاصی ضخیم ہیں، جامعہ کراچی کے کتب خانے میں محفوظ ہیں جہاں راقم کو انھیں دیکھنے کا موقع ملا۔ پہلی جلد پر کتب خانے کے اندراج کا شمارہ ۴۹۳۴۰ ہے اور اس پر گیارہ اپریل انیس سو ستاسی کی تاریخ پڑی ہے۔ یہ بڑے بڑے دفتروں (رجسٹروں) پر خطِ نستعلیق میں خوشخط لکھی ہوئی ہے۔ ان رجسٹروں کی تقطیع تقریباً اٹھارہ انچ ضرب نو انچ ہے۔

پہلی جلد کے پہلے صفحے پر لغت کا نام یوں درج ہے:

قاموس الہند

فہرستِ لغتِ اردو

اس کے علاوہ کوئی معلومات فراہم نہیں ہوتیں کیونکہ اس پر اور کچھ بھی درج نہیں ہے۔ نہ کوئی مقدمہ یا دیباچہ ہے، نہ کوئی تعارف یا تقریظ وغیرہ۔ مؤلف کا نام تک کاتب نے نہیں لکھا اور یہ بڑی حد تک جالبی صاحب کی روایت ہی ہے جس کی بنا پر ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ قاموس الہند ہے اور اس کے مؤلف راجا راجیسور راو اصغر ہیں کیونکہ یہ جالبی صاحب ہی کے دورِ سربراہی میں جامعہ کراچی پہنچی تھی۔

ہر جلد میں صفحات کی تعداد مختلف ہے جیسا کہ نیچے دیے گئے جدول سے ظاہر ہے۔ ہر صفحے

پر صرف ایک طرف عبارت لکھی گئی ہے یعنی ورق کی پشت سادہ ہے، البتہ کہیں کہیں اندراجات کا اضافہ انھی سادہ صفحات پر سرخ روشنائی سے کیا گیا ہے اور غالباً انھیں سادہ رکھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ نظرِ ثانی میں اضافی عبارت لکھی جاسکے۔ سیاہ روشنائی سے اندراجات ہیں، کہیں کہیں درمیانی حصے میں ترمیم اور اضافے کے لیے سرخ روشنائی بھی استعمال کی گئی ہے۔ ہر صفحے پر بالعموم اٹھارہ سطریں ہیں لیکن کئی صفحات پر اندراجات کے ایک سے زیادہ سطر میں آنے کے سبب ہر صفحے پر اندراجات کی تعداد اٹھارہ سے کم بھی ہو گئی ہے۔

جلدوں پر صفحات کے شمار کے اعداد مشینی طریقے پر ڈالے گئے ہیں۔ چند جلدوں میں تسلسل سے صفحات کے نمبر پڑے ہیں لیکن بعض جلدوں پر نمبر از سر نو ایک سے شروع ہوجاتے ہیں۔ بعض اندراجات کا یا بعض مقامات پر معنی کا اضافہ سرخ قلم سے کیا گیا ہے۔ یہ غالباً نظرِ ثانی کا نتیجہ ہے۔

ایک جلد (جلد ۴۷) میں کچھ صفحات جلد بندی میں آگے پیچھے ہوگئے ہیں اور آخری صفحہ (نمبر ۱۱۶۴) جلد ساز کی غلطی سے شروع میں لگ گیا ہے۔ لیکن دراصل صفحات پورے ہیں۔ البتہ ایک جلد ایسی ہے جس میں کچھ صفحات کم ہیں۔ یہ جلد ۲۶ ہے جس پر پہلے صفحے پر ۱۸ کا عدد درج ہے گویا شروع کے صفحات غائب ہیں (لیکن چونکہ ورق کے ایک طرف ہی لکھا گیا ہے لہٰذا نو صفحات ہی کم ہیں)۔ اس جلد کا آغاز ''ژ'' کی بجاے ''ژاژ'' سے ہو رہا ہے۔

تقریباً تمام جلدیں اچھی حالت میں ہیں اور اچھی جلد بندی اور کتب خانے کے عملے کی مستعدی کے سبب بالکل محفوظ ہیں، سواے ایک جلد (جلد ۴۷) کے جس کے خاصے صفحات کے اوپری حصوں کے کونے اڑ گئے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ الفاظ بھی ناپید ہوگئے ہیں۔ لیکن یہ صرف ایک جلد میں ہوا ہے اور اس کی بھی حفاظت کے لیے ان صفحات پر مومی کاغذ چڑھا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ مزید نقصان سے محفوظ ہے۔ البتہ کاغذ تقریباً ستر پچھتر سال پرانا ہونے کے سبب بھربھرا سا ہو چلا ہے اور ٹوٹ جانے کے خطرے سے دوچار ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس لغت کی تمام جلدوں کے مکمل عکس لے کر ان کو کمپیوٹر پر محفوظ کرلیا جائے، کیونکہ اگر اس کی تدوین وطباعت کا کام شروع بھی ہوگیا تو اس کی اشاعت مکمل ہونے میں بیس پچیس سال درکار ہوں گے۔ تب تک کاغذ کا خدا جانے کیا حشر ہو۔

لائبریری کے عملے نے ان جلدوں پر سہولت کے لیے نام لکھ دیے ہیں اور ایک ہی حرف سے شروع ہونے والے الفاظ اگر ایک سے زیادہ جلدوں میں ہیں تو ان پر لائبریری کے عملے نے حرف کے ساتھ ایک، دو، تین وغیرہ کا عدد ڈال دیا ہے (مثلاً م ایک، م دو وغیرہ) جیسا کے ذیل کے جدول میں یہ اعداد حروف کے ساتھ درج کیے جارہے ہیں۔ اسی طرح بعض جلدوں میں ایک سے زیادہ حروف سما گئے ہیں اور ان پر صفحات کا شمار درمیان ہی میں دوبارا ایک سے کیا گیا ہے۔ ہم نے یہاں انھیں ایک ہی جلد کے تحت درج کیا ہے البتہ وضاحت اور سہولت کے خیال سے انھیں اسی جلد نمبر کے ساتھ اگلی سطر میں درج کیا ہے۔ ان جلدوں کی دیگر تفصیلات بھی پیش ہیں۔ بعض حل طلب امور کی وضاحت حواشی میں کی جارہی ہے۔

شمار	نام جلد	تقطیع	مشمولات	صفحات
۱	الف (۱)	الف مقصورہ	اَ تا اڑن کھٹولا	۱ تا ۶۲۲
۲	الف (۲)	الف مقصورہ	اڑنا تا اَقوِیلا ئمُون	۶۲۳ تا ۱۲۱۳
۳	الف (۳)	الف مقصورہ	اَقیا نوس تا انجیل	۱۲۱۴ تا ۱۸۰۴
۴	الف (۴)	الف مقصورہ	اَنجیلا تا اَیھلوکِیک	۱۸۰۵ تا ۲۴۱۰
۵	آ	الف ممدودہ	آ تا آیئے	۱ تا ۸۰۰
۶	ب (۱)	باے عربی	ب تا بہ روے اِستادن	۱ تا ۷۷۳
۷	ب (۲)	باے عربی	بہ روے دریا پل بستن تا بودلا	۷۷۴ تا ۱۵۰۶
۸	ب (۳)	باے عربی	بودلی تا بیا (بے یار)[19]	۱۵۰۷ تا ۲۲۲۹
۹	پ (۱)	باے فارسی	پ تا پر بھاوتت	۱ تا ۶۸۷
۱۰	پ (۲)	باے فارسی	پر بھات[20] تا پنجاہہ	۶۸۸ تا ۱۳۷۰
۱۱	پ (۳)	باے فارسی	پنجیا/پنجیاپہ تا پیئی/پیٹی[21]	۱۳۷۱ تا ۲۱۰۵

۱۲	ت (۱)	تاے فوقانی	ت تا تعلیس	۱ تا ۸۱۵
۱۳	ت (۲)	تاے فوقانی	تغلیط تا تیہ بندی	۸۱۶ تا ۱۵۶۸
۱۴	ٹ /	تاے ثقیلہ /	ٹ تا ٹیہلا سا وھنا	۱ تا ۳۱۳
	ث	ثاے مثلثہ	ث تا ثیوصوفیہ	۱ تا ۸۷
۱۵	ج (۱)	جیمِ تازی	ج تا جُمل	۱ تا ۶۳۷
۱۶	ج (۲)	جیمِ تازی	جُمل تا جیشتھو	۶۳۸ تا ۱۲۳۸[22]
۱۷	چ (۱)	جیمِ فارسی	چ تا چندری	۱ تا ۵۷۵
۱۸	چ (۲)	جیمِ فارسی	چندری چندری کرنا تا چیچھی	۵۷۶ تا ۱۰۳۸
۱۹	ح	حاے حطی	ح تا حیئی	۱ تا ۶۱۳
۲۰	خ	خاے معجمہ	خ تا خیوم / خیومہ / خیدن	۱ تا ۸۵۱
۲۱	د (۱)	دالِ مہملہ	د تا دسترخوان کا تو بہ توبہ کرنا	۱ تا ۵۷۵
۲۲	د (۲)	دالِ مہملہ	دسترخوان کرنا تا دوران	۵۷۶ تا ۱۱۲۶
۲۳	د (۳)	دالِ مہملہ	دوران تا دیہہ	۱۱۲۷ تا ۱۶۵۹
۲۴	ڈ /	دالِ ہندی /	ڈ تا ڈیڑھی / ڈیڑی	۱ تا ۲۲۹
	ذ	ذالِ معجمہ	ذ تا ذیول	۱ تا ۹۵
۲۵	ر	را[ے] مہملہ	ر تا رئیسہ	۱ تا ۱۰۳۹
۲۶	ز /	زا	زاژ[23] تا زئیر	۱۸ تا ۴۵۳
	ژ	زاے فارسی	ژ تا ژیوہ	۱ تا ۱۵
۲۷	س (۱)	سینِ مہملہ	س تا سخن جور	۱ تا ۵۵۹
۲۸	س (۲)	سینِ مہملہ	سخن چاویدہ تا سئلو	۵۶۰ تا ۱۱۲۰

۲۹	س (۳)	سینِ مہملہ	سلوان تا سیچ	۱۱۲۱ تا ۱۶۷۳
۳۰	ش	شینِ معجمہ	ش تا شیمہ کشیدن	۱ تا ۷۵۷
۳۱	ص /	صادِ مہملہ	ص تا صیقیل الفرس	۱ تا ۳۳۵
	ض /	ضادِ معجمہ	ض تا ضیون	۱ تا ۱۲۹
	ط /	طاے مہملہ	ط تا طیہوج	۱ تا ۲۷۵
	ظ	ظاے معجمہ	ظ تا ظیر	۱ تا ۵۱
۳۲	ع	عینِ مہملہ	ع تا عطشان	۱ تا ۳۳۵
۳۳	ع (۲)	عینِ مہملہ	عطشان تا عیمہ	۳۳۶ تا ۶۳۴
۳۴	غ	غینِ معجمہ	غ تا غیہم	۱ تا ۳۴۵
۳۵	ف	فا	ف تا فیچ	۱ تا ۵۵۱
۳۶	ق	قاف	ق تا قیوم	۱ تا ۶۸۹
۳۷	ک (۱)	کافِ عربی	ک تا کھچوا	۱ تا ۵۷۵
۳۸	ک (۲)	کافِ عربی	کھچوا تا کل کی بات	۵۷۶ تا ۱۰۸۶
۳۹	ک (۳)	کافِ عربی	کل کی رات تا گوڑا بھر	۱۰۸۷ تا ۱۵۹۷
۴۰	ک (۴)	کافِ عربی	گوڑا تا کیہ	۱۵۹۸ تا ۲۱۱۴
۴۱	گ (۱)	کافِ فارسی	گ تا گلے سے اتارنا	۱ تا ۵۸۷
۴۲	گ (۲)	کافِ فارسی	گلے سے اترنا تا گھر بیٹھے	۵۸۸ تا ۹۶۸
۴۳	گ (۳)	کافِ فارسی	گھر بیٹھے پیر دوڑانا تا گئے وہ دن جو خلیل خاں فاختہ مارتے تھے	۹۶۹ تا ۱۱۸۶
۴۴	ل (۱)	لام	ل تا لقا	۱ تا ۳۹۵

۴۵	ل (۲)	لام	لقا تا لیئ	۳۹۶ تا ۷۸۶
۴۶	م (۱)	میم	م تا مجلسِ رقص و سرود	۱ تا ۵۷۱
۴۷	م (۲)	میم	مجلس ......[۲۴] تا مس کرنا	۵۷۲ تا ۱۱۶۴
۴۸	م (۳)	میم	مس ہونا تا مفلس	۱۱۶۵ تا ۱۷۳۶
۴۹	م (۴)	میم	مفلس بنا دینا تا منہ چلانا	۱۷۳۷ تا ۲۲۹۵
۵۰	م (۵)	میم	منہ چلنا تا میَر	۲۲۹۶ تا ۲۸۴۲
۵۱	ن (۱)	نون	ن تا نظریں چرا کر دیکھنا	۱ تا ۶۰۳
۵۲	ن (۲)	نون	نظریں چرانا تا نیکیں	۶۰۴ تا ۱۱۳۸
۵۳	و	واو	و تا ویسی کرت	۱ تا ۶۳۱
۵۴	ہ	ہائے ہوز	ہ تا ہیے کی پھوٹنا	۱ تا ۸۰۳
۵۵	ی	یائے تحتانی	ی تا ییں	۱ تا ۲۴۷

قاموس الہند: ایک مختصر تنقیدی جائزہ

الفاظ کی تعداد کے بارے میں سطورِ بالا میں کچھ عرض کیا جا چکا ہے۔ ہزاروں اندراجات کے اردو میں مستعمل نہ ہونے کا ذکر بھی ہو چکا۔ ان نکات کی تکرار سے بچتے ہوئے قاموس الہند کے بارے میں مزید کچھ مختصراً عرض کیا جا رہا ہے۔

لغت میں حروفِ تہجی کی ترتیب میں ہائے مخلوط (ھ) کی ترتیب پرانے لغات کے مطابق ہے یعنی ہائیہ آوازوں کو الگ حروفِ تہجی نہیں مانا گیا ہے۔ قاموس الہند میں تلفظ کی وضاحت کا کوئی خصوصی اہتمام نہیں ہے اور بالعموم اعراب کے ذریعے تلفظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر اندراجات کی ترتیب غلط ہے۔ مثلاً نویں جلد کا اختتام لفظ 'بھاوت' کے اندراج پر ہوتا ہے اور دسویں جلد میں پہلا اندراج 'بھات' کا ہے۔ یہ ترتیب غلط ہے۔ بلکہ ان دو اندراجات سے پہلے اور بعد میں جو الفاظ درج ہیں ان کی ترتیب بھی غلط ہے (تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے)۔

ہر صفحے پر چار کالم ہیں ۔ پہلے کالم میں لفظ یا مرکب کا اندراج ہے، دوسرے میں ماخذ زبان کا مخفف حرف ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

س: سنسکرت۔

ہ: ہندی۔

ان: انگریزی۔

ف: فارسی۔

ع: عربی۔

ا: اردو۔

تیسرے کالم میں قواعدی حیثیت لکھی گئی ہے، مثلاً اسم کے ساتھ مذکر یا مؤنث لکھا ہے اور افعال کے ساتھ لازم یا متعدی لکھا ہے۔ صفت کے لیے 'صف' کا مخفف اور متعلقِ فعل (adverb) کے لیے 'مف' کا مخفف لکھا گیا ہے۔ چوتھے کالم میں معنی ہیں جو قدیم رواج کے مطابق بیشتر مترادفات کی صورت میں ہیں اور تشریح (جو لغت نویس کا اصل اور سب سے مشکل کام ہے) کم ہی اندراجات کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ بعض مقامات پر دوسرا اور تیسرا کالم خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ غالباً مؤلف یا کاتب کو اس کے مکمل کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

بہرحال، چند خامیوں سے قطع نظر، قاموس الہند ایک بڑا کارنامہ ہے اور اس پر راجیسور راو اصغر کو جتنا خراجِ تحسین پیش کیا جائے کم ہے (گو یہ حقیقت ہے کہ راجا صاحب نے اپنی مدد کے لیے بڑی تعداد میں منشی رکھے تھے، جیسا کہ قدرت نقوی نے بھی نشاندہی کی ہے، لیکن ایسے عظیم الشان کام کسی فردِ واحد کے بس کے ہوتے بھی نہیں ہیں)۔

اس لغت سے اردو لغات کی تدوین میں بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ کسی قومی علمی ادارے یا جامعہ کراچی کو چاہیے کہ اس کی اشاعت کی کوشش کرے تا کہ اردو کا ایک اور عظیم اور ضخیم لغت سامنے آسکے۔

تشکر:

جامعہ کراچی کے مرکزی کتب خانے محمود حسین لائبریری کے لائبریرین، ڈپٹی لائبریرین اور ماتحت عملے کا خصوصی شکریہ واجب ہے جن کے خصوصی تعاون کے بغیر قاموس الہند جیسے نادر لغت تک رسائی اور استفادہ ممکن نہ تھا۔

حواشی و حوالہ جات

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی۔

۱۔ سید قدرت نقوی، لسانی مقالات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء)، ص ۱۱۸؛ ایضاً، "راجیسور راو اصغر: بحیثیت لغت نگار"، مشمولہ سہ ماہی اردو کراچی، شمارہ ۳ (جولائی تا ستمبر، ۱۹۸۷ء)، ص ۳۹؛ ایضاً، "مقدمہ"، ہندی اردو لغت، مؤلف راجیسور راو اصغر (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۷ء)، ص ۱۱–۵۷۔

۲۔ نصیر الدین ہاشمی، دکن میں اردو (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء)، ص ۶۲۵۔

۳۔ دیکھیے: زہرا رضوی، "راجیشور راو اصغر"، مشمولہ سہ ماہی اردو کراچی، شمارہ ۳۵ (جنوری ۱۹۷۰ء)، ص ۵۳۔

۴۔ نبی ہادی (Nabi Hadi)، *Dictionary of Indo-Persian Literature* (دہلی: اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فور دا آرٹس، ۱۹۹۵ء)، ص ۸۹۔

۵۔ راجیسور راو اصغر، مجمع الالفاظ (حیدرآباد دکن: مطبع اختر دکن، ۱۳۳۱ ہجری)۔

۶۔ نصیر الدین ہاشمی، دکن میں اردو، ص ۶۲۵۔

۷۔ تمکین کاظمی، "حیدرآباد کی چند شخصیتیں"، مشمولہ نقوش لاہور، شمارہ ۲۰–۵۹، شخصیات نمبر، جلد ۲ (اکتوبر ۱۹۵۶ء)، ص ۱۳۸۱؛ نیز راجیسور راو اصغر کے بزرگوں کے حالات قدرت نقوی نے مختصراً بیان کیے ہیں، ملاحظہ ہو: سید قدرت نقوی، لسانی مقالات، ص ۷۷–۷۸؛ ایضاً، "راجیسور راو اصغر: بحیثیت لغت نگار"، ص ۴۰–۴۱۔

۸۔ اردو لغت بورڈ۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ۱۱ (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۰ء)، ص ۹۷۱۔

۹۔ "مقدمہ"، القاموس الجدید، بحوالہ زہرا رضوی، "راجیشور راو اصغر"، مشمولہ اردو، ص ۵۴۔

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ ملاحظہ ہو: سرفراز علی رضوی، ماحصلات: احوال شعرا و مشاہیر جلد ۳ (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۸۷ء)، ص ۹۳–۹۴؛ سید قدرت نقوی، لسانی مقالات، ص ۸۰–۸۷۔

۱۲۔ تمکین کاظمی، "حیدرآباد کی چند شخصیتیں"، مشمولہ نقوش، ص ۱۳۸۱۔

۱۳۔ نصیر الدین ہاشمی، دکن میں اردو، ص ۶۲۶۔

۱۴۔ سید قدرت نقوی، "راجیسور راو اصغر: بحیثیت لغت نگار"، ص ۶۸۔

۱۵۔ ایضاً، ص ۶۸–۶۹

۱۶۔ جمیل جالبی، "پیش لفظ"، ہندی اردو لغت، مؤلف راجیسور راو اصغر (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۳ء)، ص ندارد۔

۱۷۔ مثلاً جریدہ کے شمارہ ۳۱ (۲۰۰۴ء) کے اندرونی سرورق پر۔

۱۸۔ سید قدرت نقوی، لسانی مقالات، ص ۸۸۔

۱۹۔ 'بے یار' سرخ روشنائی سے درج ہے غالباً نظر ثانی میں اضافہ کیا گیا ہے ورنہ اصل اس جلد کا آخری لفظ 'بیا' ہی تھا۔

۲۰۔ 'پر بھاوت' پر نویں جلد کے اختتام کے بعد دسویں جلد کا پہلا لفظ 'پر بھات' ہے لیکن یہ ترتیب غلط ہے، جیسا کہ اوپر "قاموس الہند: ایک مختصر تنقیدی جائزہ" کی سرخی کے تحت میں عرض کیا گیا ہے۔

۲۱۔ 'پیٹی' کا اضافہ سرخ روشنائی سے کیا گیا ہے لیکن اسے 'پیٹی' کے بعد لکھا گیا ہے حالانکہ بترتیب حروف تہجی پیٹی پہلے آنا چاہیے۔

۲۲۔ جلد ۱۶ کے آخر میں کچھ صفحات خالی بھی ہیں جن پر ۱۲۳۲ تک شمار کے ہندسے درج ہیں لیکن انھیں سادہ ہونے کے سبب یہاں شمار میں نہیں لیا گیا۔

۲۳۔ چھبیسویں جلد کے ابتدائی سترہ صفحات ناپید ہیں اور اسی لیے اس جلد کا آغاز 'زاڑ' سے ہوا ہے۔

۲۴۔ بیالیسویں جلد میں جلد سازی کی غلطی سے کچھ صفحات آگے پیچھے لگ گئے ہیں اور بظاہر جلد کا آغاز صفحہ نمبر ۱۱۶۴ سے ہو رہا ہے لیکن دراصل صفحات پورے ہیں اور پہلے صفحے کا نمبر ۱۰۷۵ ہے جو آگے لگا دیا گیا ہے اور اس صفحے پر پہلا اندراج صفحے کا کنا پھٹ جانے کے سبب پڑھا نہیں جا سکتا البتہ یہ لفظ 'مجلس' کے ذیلی مرکبات میں سے کوئی ہونا چاہیے۔ اس کے آگے معنی کے کالم میں لکھا ہے 'صف بندی میں فرق آجانا، نشست کا انتظام بے قاعدہ ہوجانا' گویا یہ اندراج مثلاً 'مجلس کا بے ترتیب ہوجانا' ہوسکتا ہے۔ پہلے چار اندراجات صفحے کے پھٹ جانے کے سبب پڑھے نہیں جاسکتے۔ البتہ اس جلد کا پانچواں اندراج 'مجلس گفتن' ہے، معنی دیے ہیں: وعظ کہنا، نصیحت کرنا۔

مآخذ

اردو لغت بورڈ۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)۔ جلد ۱۱۔ کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۰ء۔

اصغر، راجیسور راو۔ قاموس الہند۔ ۵۵ جلدیں۔ غیر مطبوعہ، مخطوطہ مرکزی کتب خانہ، جامعہ کراچی۔

________۔ مجمع الالفاظ۔ حیدرآباد دکن: مطبع اختر دکن، ۱۳۳۱ ہجری۔

جالبی، جمیل۔ "پیش لفظ"۔ ہندی اردو لغت۔ مؤلف راجیسور راو اصغر۔ کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۳ء۔

رضوی، زہرا۔ "راجیشور راو اصغر"۔ مشمولہ سہ ماہی اردو کراچی، شمارہ ۳۵ (جنوری ۱۹۷۰ء): ص ۵۳–۵۸۔

رضوی، سرفراز علی۔ مآخذات: احوال شعرا و مصنفین۔ جلد ۳۔ کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۸۷ء۔

شعبۂ تصنیف و تالیف۔ جریدہ، شمارہ ۲۸، جامعہ کراچی (۲۰۰۴ء)۔

کاظمی، تمکین۔ "حیدرآباد کی چند شخصیتیں"۔ مشمولہ نقوش لاہور، شمارہ ۶۰–۵۹، شخصیات نمبر، جلد ۲ (اکتوبر ۱۹۵۶ء): ص ۱۲۸۱۔

نقوی، سید قدرت۔ "راجیسور راو اصغر: بحیثیت لغت نگار"۔ مشمولہ سہ ماہی اردو کراچی، شمارہ ۳ (جولائی تا ستمبر، ۱۹۸۷ء)، ص ۳۹۔

________۔ لسانی مقالات۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء۔

________۔ "مقدمہ"۔ ہندی اردو لغت۔ مؤلف راجیسور راو اصغر۔ کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۷ء۔

ہادی، نبی (Nabi Hadi)۔ *Dictionary of Indo-Persian Literature*۔ دہلی: اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فور دا آرٹس، ۱۹۹۵ء۔

ہاشمی، نصیر الدین۔ دکن میں اردو۔ دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء۔